Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ ۔ قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ ۔ ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۔ ۲۵ صلح ۱۳۵۳ھش ۔ ۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء ۔ نمبر ۲۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

ربوہ ۲۴ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے بڑے بیٹے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اِن دنوں بہت بیمار ہیں ۔ جماعت کے تمام بھائی اور بہنیں خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی دُعائیں نمازوں میں ہی کرنی چاہئیں تا نمازوں میں حضور اور لذّت پیدا ہو

سب سے عمدہ دُعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو دُور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے

"مَیں دیکھتا ہوں کہ آجکل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکّریں مارنا ہے انکی نمازوں میں اِس قدر بھی رِقّت اور لذّت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا میں ظاہر کرتے ہیں ۔ کاش یہ لوگ اپنی دُعائیں نمازوں میں ہی کرتے شاید انکی نمازوں میں حضور اور لذّت پیدا ہو جاتی ۔ اِس لئے مَیں حکماً آپ کو کہتا ہُوں کہ سرِدست آپ بالکل نمازوں کے بعد دُعا نہ کریں اور وہ لذّت اور حضور جو دُعا کیلئے رکھا ہے دُعاؤں کو نمازوں میں کرنے سے پَیدا کریں میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دُعا کرنی منع ہے لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ جب تک نمازوں میں کافی لذّت اور حضور پَیدا نہ ہو نماز کے بعد دُعا کرنے میں نماز کی لذّت کو مت گنواؤ ۔ ہاں جب یہ حضور پَیدا ہو جاوے تو کوئی حرج نہیں ۔ سو بہتر ہے نمازوں میں دُعائیں اپنی زبان میں مانگو جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پَیدا نہیں ہو سکتا سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دُعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو برنگِ دُعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جاوے سب سے عُمدہ دُعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گُناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دِل سخت ہو جاتا اور انسان دُنیا کا کیڑا بن جاتا ہے ہماری دُعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دِل کو سخت کر دیتے ہیں دُور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے ۔ دُنیا کی رسم کی مثال اس سوار کی ہے کہ جو جنگل میں جا رہا ہے راہ میں بسبب گرمی اور تھکانِ سفر کے ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے ٹھہر جاتا ہے لیکن ابھی گھوڑے پر سوار ہے اور کھڑا کھڑا گھوڑے پر ہی کچھ آرام لیکر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے لیکن جو شخص اس جنگل میں گھر بنا لے وہ ضرور درندوں کا شکار ہو گا ۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۸، صفحہ ۳۹)

محترمہ حمیدہ بانو غلجی صاحبہ ڈی ۔ پی ۔ ای جامعہ نصرت ربوہ مشن ہسپتال لائلپور میں بیمار ہیں اُن کی حالت تسلّی بخش نہیں ہے احباب کرام ان کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں ۔

(کرم الدین آف لندن حال محلہ دارالنصر ربوہ)

انتخاب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ

ربوہ کے جُملہ انصار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۵ صلح ۱۳۵۳ ہش / جنوری ۱۹۷۴ء بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں آئندہ تین سال کے لئے زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ کا انتخاب ہو گا ۔ جملہ انصار سے درخواست ہے کہ وہ حسبِ قواعد اِس انتخاب میں حصّہ لیں ؛

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

وعدہ جات تحریک جدید کی میعاد میں توسیع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وعدہ جات تحریکِ جدید سالِ نَو کی آخری تاریخ میں ۳۱ صلح ۱۳۵۳ ہش / ۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء تک توسیع فرما دی ہے جُملہ جماعتہائے پاکستان جلد از جلد وعدے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں ۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء ؛

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

پبلشر :- مسعود احمد ؛ پرنٹر :- سید عبدالحی ؛ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ ؛ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ ماہ صلح ۱۳۵۳ھ

ایمانِ کامل کی ایک بیّن علامت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مال اور اولاد کو اس لئے فتنہ قرار دیا ہے کہ یہ دونوں چیزیں انسان کو بہت عزیز ہوتی ہیں اور ان سے بیجا محبت کے نتیجہ میں وہ اُس حقیقی نیکی کو پانے سے محروم رہ جاتا ہے جس کے ساتھ اس کی نجات وابستہ ہے۔ اس فتنہ سے بچنے اور اس آزمائش میں پورا اُترنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے واسطے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دین کا خادم بنائیں اور اپنے مال کو خدا اور اس کے دین کی راہ میں پوری انشراح اور بشاشت کے ساتھ خرچ کرنے سے کبھی دریغ نہ کریں جیساکہ فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آلِ عمران آیت ۹۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے۔ یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا جب تک حسب منشاء الٰہی آپ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت معرضِ وجود میں نہ آتی جو لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کی حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہوکر اپنی جان، اپنے مال اور اپنی اولاد کو اس راہ میں قربان کر دکھاتی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین پر لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کی حقیقت کو اس شان سے آشکار فرمایا اور انہیں دنیا میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کی خاطر جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے اور کرتے چلے جانے کی ایسی ترغیب دلائی کہ ان کے لئے مال اور اولاد کا فتنہ، فتنہ نہیں رہا اور انہوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ اس راہ میں قربان کر دکھایا۔ یہ انقلاب حضورؑ نے ان کی زندگیوں میں کس طرح پیدا کیا اس کا اندازہ حضورؑ کے اُن ارشادات سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے جو حضورؑ نے اپنے متبعین کو مخاطب کرکے بار بار فرمائے۔ ذیل میں ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ایسے ارشادات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر حضور علیہ السلام نے ایک موقع پر جان اور مال سے محبت نہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"مال کے ساتھ محبت نہیں چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ آجکل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے تو اِس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے کیونکہ جان سے زیادہ کوئی شَے نہیں اور اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی بچے رکھتے تھے۔ جان سب کو پیاری لگتی ہے مگر وہ ہمیشہ اِس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کر دیں۔" (کلمۂ طیّبہ صفحہ ۱۴)

پھر بعض لوگ معمولی چیزیں اور تھوڑا سا مال خدا کی راہ میں دے کر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے انفاق فی سبیل اللہ کا حق ادا کر دیا حالانکہ ایسا انفاق اپنے صحیح معنوں کی رو سے انفاق نہیں کہلاتا اور نہ وہ انسان کو اجر و ثواب کا مستحق بناتا ہے۔ اجر اور ثواب انسان کو اسی وقت ملتا ہے جب انسان اپنے مال کا اچھا حصہ جو اسے مرغوب و دلپسند ہو خدا کی راہ میں پیش کر دکھاتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے انفاق سے متعلق خدائی منشاء کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ نص صریح ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

نیز اس امر کو مزید واضح کرتے ہوئے ایک اور موقع پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کا نہیں کہ مثلاً کسی ہندو کی گائے بیمار ہو جاوے اور وہ کہے کہ اچھا اس کو منس (دیوتا کی راہ میں) دیتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ باسی اور سڑی بُسی روٹیاں جو کسی کام نہیں آ سکتی ہیں فقیروں کو دیدیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے خیرات کر دی ہے۔ ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں اور نہ ایسی خیرات مقبول ہو سکتی ہے۔ وہ تو صاف طور پہ کہتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ حقیقت میں کوئی نیکی نہیں ہو سکتی جب تک اپنے پیارے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں اُس کے دین کی اشاعت اور اس کی مخلوق کی ہمدردی کے لئے خرچ نہ کرو۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء)

پھر حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کے لئے اپنے محبوب مال اور اس کے اچھے سے اچھے حصہ کو خرچ کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ یہ وہ امر ہے کہ اس کے بغیر انسان کا ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ یہ وہ کسوٹی ہے جس پر انسان کی تقویٰ شعاری اور سعادت پرکھی جاتی ہے اور اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ آیا اس میں ہدایت کا جوہر موجود ہے یا نہیں۔ چنانچہ فرمایا:-

"دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابنائے جنس اور مخلوقِ الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شَے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شَے ہے اور اس آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔" (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء)

حضور علیہ السلام کی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی اِن تلقینوں کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ آپ کے متبعین میں مال کی محبت سرے سے باقی نہ رہی اور وہ اپنا سب کچھ ہر دم اور ہر لحظہ خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نظر آنے لگے۔ چنانچہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ پر کماحقہٗ عملدرآمد جماعتِ احمدیہ کا اوّل دن سے ہی طرۂ امتیاز چلا آ رہا ہے اور اس کے ایثار پیشہ افراد کو اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کے ذوق و شوق اور تڑپ کی شکل میں ایمانِ کامل کی بیّن علامت ان کے وجودوں میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا یہ خداداد امتیاز نمایاں سے نمایاں ہوتا چلا آ رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

(محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

عیسائیوں نے حضرت مسیح ناصری کے نام پر بہت سے غلط عقائد رائج ہیں جن کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے مثیل مسیح کو مبعوث فرمایا اس مسیح محمدی (جسکو کاسرِ صلیب بھی کہا گیا ہے) کی یلغار سے کلیسا بوکھلا ہی تو اٹھے ہیں۔ انیسویں صدی میں ان کے بلند بانگ دعوے کہ بیسویں صدی ساری دنیا میں صلیب کی چمکار دیکھے گی اور تو اور مکہ اور مدینہ پر بھی صلیب کا جھنڈا لہرائے گا۔ اور کجا اب ان کے اپنے گرجاؤں پر FOR SALE (برائے فروخت) کے بورڈ آویزاں ہیں لندن سے ایک نمائندہ کی حالیہ رپورٹ پڑھئے جو اس زبردست انقلاب کا ثبوت ہے۔

"افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے رومن کیتھولک اور دوسرے مکتب خیال کے عیسائی ادارے افریقہ میں اسلام قبول کرنے کے نئے رجحان سے سخت پریشان ہیں ان عیسائی مذہبی اداروں کا خیال ہے کہ اسلام بتدریج پھیلتا جا رہا ہے اس کے ساتھ ہی اسلام کی تبلیغ و ترویج میں نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے خصوصاً غانا اور نائیجیریا اور مشرقی ساحلی علاقوں میں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے یہاں عیسائیوں کو احمدی فرقے کے تبلیغی اداروں کا زبردست مقابلہ کرنا پڑتا ہے احمدی فرقے کی تبلیغی کارروائیاں عیسائیت کی سخت مخالف ہیں۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۰ جولائی ۱۹۷۴ء)

عیسائی حلقوں میں موجودہ زبردست بے چینی کاسرِ صلیب کی نہ صرف صداقت کا ثبوت ہے بلکہ یہ بھی کہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت

پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ کسرِ صلیب کے لئے کئی زمینی تائیدات بھی موجودہ صدی میں ہی منظرِ شہود پر آئے مثلاً مکتوب اسکندریہ ۱۹۰۵ء میں ملا۔ وادیٔ قمران کے صحیفے ۱۹۴۷ء میں نکلے کفنِ مسیح پر سائنسی تحقیق ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی۔ پس کیا موجودہ حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات کی صداقت روشن نہیں ہوتی جا رہی کہ

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

مگر اسی پر بس نہیں بلکہ مسیح کے لغات کے لحاظ سے دو اور معنی بھی بڑے مشہور و معروف ہیں۔

۱۔ مسیح کہتے ہیں سفر کرنے والے کو چنانچہ حضرت مسیح ناصری نے بھی فلسطین سے کشمیر تک کے لمبے سفر کئے اور اسم بامسمّٰی بنے

۲۔ طبیب حاذق کو بھی لوگ مسیح کا خطاب دیتے ہیں جیسے درثمین میں یہ شعر آتے ہیں

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

عجیب اتفاق ہے کہ یہ دونوں کام مسیح محمدی کے موعود نافلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ پورے ہوئے جبکہ وقت کی ضرورت نے آپ سے یورپ اور افریقہ کے اہم ممالک کے سفر کروائے اور ان ممالک کے رہنے والوں نے آپ کے وجود میں زندہ خدا کے زندہ نشان مشاہدہ کئے (مسٹر بوائنگ غانا) اور آپ کی ملاقات نے ان کے دلوں پر ایسا احساس چھوڑا جس کا دلآویز نقش وہ زندگی بھر محو نہ کرسکیں گے (پرنس ولیمز آف سیرالیون) اور پھر آپ نے مغربی افریقہ کے تاریخی سفر میں ارضِ بلال کے مظلوموں کی دادرسی حاذق طبیبوں اور حاذق اساتذہ کے ذریعہ فرمانے کے لئے "نصرت جہاں آگے بڑھو" کا عظیم الشان پروگرام جاری فرمایا جو کہ کسرِ صلیب کے کام میں اور تیزی پیدا کر رہا ہے آنے والی حقیقت کا اظہار ایک عیسائی رسالہ نے بھی کیا تھا۔

"جس دن میں نے سیرالیون چھوڑا اس دن اسلام کا پہلا میڈیکل مشنری پہنچا یہاں کے مقامی پریس نے بہت تھوڑی اور مختصر سی خبریں اس کے متعلق شائع کیں جہاں تک مجھے علم ہے کسی عیسائی لیڈر نے اس کا نوٹس نہ لیا مگر میرے نزدیک یہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ایک اور نشان ہے مسلمان بھی عیسائی مشنوں کے طور و طریق کو اپنا رہے ہیں اور یہ اسلامی طبی مشن بھی اس پروگرام کا ایک حصہ ہے جو جماعت احمدیہ چلا رہی ہے جسے مغربی افریقہ میں اسلامی انقلاب لانے کے لئے پیشرو کی حیثیت حاصل ہے۔"

(ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ جون ۱۹۶۱ء)

شاندار کارنامے

غانا مغربی افریقہ کا ایک اہم ملک ہے جس کی زمین سونا اگلنے میں مشہور چلی آرہی ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام گولڈ کوسٹ رکھا گیا تھا جو آزادی کے بعد غانا میں بدل دیا گیا ہے۔ افریقہ کے مختلف علاقوں میں ناکامی کے بعد عیسائی چرچوں نے اب غانا کو افریقہ میں عیسائیت کا اڈہ (BASE) بنانے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ روحانی اور تبلیغی میدان میں پادری کاسرِ صلیب کے مجاہدین کی یلغار کو روک نہیں سکے بلکہ بعض جگہ مشن بند کرنے پر مجبور ہو گئے تو اب احمدی ڈاکٹروں اور اساتذہ کے سنہری کارناموں کے شاندار ریکارڈ کا وہ کب اور کتنی دیر تک مقابلہ کر سکیں گے اس کا اندازہ آپ ذیل کے واقعات سے بخوبی لگا سکیں گے۔

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت سب سے پہلے ڈاکٹر مکرم غلام احمد صاحب بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اکتوبر میں غانا پہنچے تھے۔ تین اور ڈاکٹر یکے بعد دیگرے وہاں پہنچے ان چاروں واقف ڈاکٹروں کی کارکردگی کا معیار ہر لحاظ سے بلند ہے مزید برآں یہ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کی جدوجہد کے بہترین نتائج ہمیں دے رہا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب مارچ ۱۹۷۱ء میں غانا پہنچے تو ڈسکورے کے گاؤں میں معمولی سے چند کمرے لے جہاں انہوں نے ہسپتال شروع کر دیا اور حالانکہ بے سروسامانی کی حالت کے باوجود کہ اپنے ہوئے ہاتھوں کے اپریشن شروع کر دئے۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور مریض صحت یاب ہو گئے اور پھر جوں جوں نئے مریضوں کی تعداد بڑھتی گئی ڈاکٹر صاحب نے مزید کمرے کرایہ پر لینے شروع کر دئے۔ سال تک ۵۵ بستروں کا انتظام ہو گیا احمدیہ مسجد بن گئی۔ احمدیہ پرائمری اور مڈل سکول کے علاوہ احمدیہ سیکنڈری سکول بھی کھل گیا۔ دور دور سے آنے والے مریضوں کے لئے حکومت نے اس چھوٹے سے گاؤں تک بس سروس چلا دی نیز بجلی اور پانی کا باقاعدہ انتظام کر دیا گاؤں والوں نے مسافروں کے آرام کے لئے چھوٹے چھوٹے ہوٹل بنا دئے اور جنگل میں منگل کا سا سماں پیدا کر دیا اور اب جب وہاں کے لوگوں کو علم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب وقف کا تین سالہ عرصہ پورا کرنے کے بعد واپس چلے جائیں گے تو ان کی مقامی کونسل نے متفقہ طور پر یکم جولائی ۱۹۷۳ء کو ایک ریزولیوشن پاس کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا جس کی خبر وہاں کے مقامی روزنامہ THE POINEER نے یوں شائع کی۔

"ضلع ڈسکورے کی بہبود اور منصوبہ بندی کمیٹی نے اپنے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ درخواست کی ہے کہ ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے گذشتہ ۲½ سال میں مقامی حالات کے متعلق وسیع معلومات اور اہم تجربہ حاصل کر لیا ہے اس کی وجہ سے وہ ہماری ساری قوم کے لئے ایک نہایت ہی مفید وجود ثابت ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف احمدیہ ہسپتال میں صرف غانا کے باشندوں کی خدمت ہی نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ ہمسایہ افریقن ممالک مثلاً آئیوری کوسٹ، نائیجیریا۔ اپر وولٹا اور ٹوگو کے لوگ بھی ان سے کامیاب علاج کروا رہے ہیں۔"

ڈاکٹر مجتبیٰ صاحب کا یہ شاندار ریکارڈ قابلِ فخر ہے کہ اس عرصہ میں انہوں نے ۲۵۰۰ میجر اپریشن کئے ہیں جن میں سے ایک بھی ناکام نہیں ہوا۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب کو مزید کچھ عرصہ وہاں رہنے دیا جائے

ابنِ مسیحا (ناصر دین) کی دعاؤں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کے ہاتھ میں غیر معمولی شفاء رکھ دی ہے یہاں تک کہ وہاں کے عیسائی ریجنل کمشنر نے ایک عورت کو جو سرکاری ہسپتال سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے علاج کروا کر تھک گئی تھی اپنی سفارتی بیچی کے ساتھ ہمارے احمدی ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے بھجوایا۔

اسی طرح ایک بچی (ADOBEA) کے متعلق غانا کے سرکاری اور غیر سرکاری ڈاکٹروں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کا اپریشن ہوگا جو لنڈن میں ہی ہو سکے گا۔ پھر اخبار کے ذریعہ سے چندہ جمع ہونا شروع ہوا تا بچی کے سفر کے لئے رقم مہیا ہو سکے ڈاکٹر مجتبیٰ صاحب کو علم ہوا تو آپ نے بچی کا معائنہ فرمایا اور احمدیہ ہسپتال میں اس اپریشن کو سرانجام دینے کی پیشکش فرمادی اس خبر پر وہاں کے ایک موقر روزنامہ SPECTATOR ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر سب سے بڑی سرخی جمائی کہ

A PAKISTANI
DOCTOR CAN
HELP ADOBEA

یہ ہسپتال لوگوں کی خدمت بھی سب سے زیادہ کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی آمد میں بھی غیر معمولی برکت ڈال دی ہے جس سے غانا میں کئی سیکنڈری سکول چل رہے ہیں اور اب ہسپتال کی نئی عمارت بن گئی ہے جس کے لئے عمارتی سامان پانچ لاکھ روپے سے خریدا گیا وقار عمل کے ذریعہ سے بہت سا کام ہوا اور حکومت کے معیار کے مطابق یہ ہسپتال ۲۵ لاکھ روپے کی مالیت کا ہے اس ہسپتال کی بنیادیں کھودنے کے کام کا افتتاح اشانٹی پراونس (غانا) کے ریجنل کمشنر کرنل بیدو نے ۱۰ اپریل ۱۹۷۳ء کو کرتے ہوئے حاضرین سے فرمایا

"اس حقیقت کا انکار کوئی بھی نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ نے غانا میں مختصر سی مدت میں ہماری قوم کی ترقی کیلئے شاندار کارنامے سرانجام دئے ہیں مثال کے طور پر تعلیمی میدان کو ہی لیجئے اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ تعلیم ہی قوم کو بنا سکتی ہے جماعت نے بے شمار پرائمری اور مڈل سکول کھولنے کے علاوہ ملک کے طول و عرض میں ۱۶ سیکنڈری سکول جاری کر رکھے ہیں ان میں سے بیشتر سکول دو تین سالوں میں کھولے گئے ہیں یہ جماعت احمدیہ کا شاندار اور قابل تعریف کام ہے جس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں نیز جماعت احمدیہ تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے علاوہ عوام کی صحت کو بہتر بنانے کے پروگرام پر بھی عمل کر رہی ہے مجھے خوشی ہے کہ جماعت نے جو عظیم الشان طبی پروگرام بنایا ہے اس کا ایک حصہ اسکورے احمدیہ ہسپتال کی شکل میں ہمارے سامنے ہے جو آج سے دو سال قبل کرایہ کی عمارت میں شروع کیا گیا اور اب اس کی شہرت ملک بھر میں پھیل چکی ہے جس کے لئے یہ ثبوت کافی ہے کہ ہر ماہ ایک سو کامیاب اپریشن ہو رہے ہیں اور اب یہ نیا ہسپتال جو تین لاکھ سیڈی کے خرچ سے تیار ہوگا غانا اور اس کے ارد گرد کے ممالک کے عوام کی طبی خدمت بہتر رنگ میں بجا لائے گا اس کارنامہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ نے اپنے ایمان کہ "خدا پر ایمان لانے کے بعد صفائی اور صحت کا نمبر آتا ہے" پر عمل کر کے دکھا دیا ہے کہ روحانی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کا بھی انتظام کرنا ضروری ہے۔ (THE POINEER)

12th April 73)

مغربی افریقہ میں احمدیہ ہسپتالوں میں سے دوم آنے والا احمدیہ ہسپتال سویڈرو ہے جو مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے ۱۹۷۱ء میں جاری فرمایا۔

افتتاحی تقریر کرتے ہوئے الحاج ثنائی صاحب نے بتایا کہ غانا میں اسلام کا از سر نو احیاء جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ہی ظہور میں آیا ہے سویڈرو کا شہر جو ایک عیسائی شہر شمار ہوتا تھا۔ اب اس کی آبادی کا بڑا حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کامیاب طبیب کے اس خادم کے ہاتھ میں جو غیر معمولی شفا بخشی اس کی بدولت چند دنوں میں ہی مریضوں کا تانتا لگ گیا باری لینے کے لئے صبح چار بجے ہی مریضوں کی لمبی لائن بن جاتی اور عیسائی پادری نہ صرف خود اپنے علاج کے لئے احمدیہ ہسپتال میں آتے بلکہ دوسرے مریضوں کو بھی بھجواتے ہیں۔ ایک دفعہ دو پادری دعا کے لئے وہاں آئے مگر جب اسلام کے خدا کے سامنے ان کی کوئی پیش نہ چلی تو چلتے بنے۔ اس واقعہ کو مکرم ڈاکٹر صاحب نے دو دسمبر ۱۹۷۱ء کو یوں قلمبند فرمایا ہے۔

"خاکسار اپریشن میں مشغول تھا تو میری بیوی نے اطلاع دی کہ دو آدمی ملنا چاہتے ہیں اور یہ صبح بھی ملنے کے لئے آئے تھے لیکن بھیڑ (RUSH) کی وجہ سے واپس چلے گئے۔ پہلے میں نے انہیں دفتر میں بیٹھنے کو کہا لیکن بعد میں وقت کی بچت کی خاطر ان کو اپریشن تھیٹر میں ہی بلا لیا۔ اس وقت اپریشن بھی ختم ہونے کے قریب تھا ان سے آمد کا مقصد پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم پادری ہیں اور HEALERS CHURCH سے آئے ہیں اور مریضوں کے لئے دعا کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ میں نے کہا یہ تو بہت اچھا مقصد ہے کہ آپ دعا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ لیکن دعا تو ہم بھی کرتے ہیں اسلئے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کس طریق سے دعا کرتے ہیں تا کہ اگر آپ کا طریقہ ہمارے طریقہ سے بہتر ہے تو ہمیں بھی اسے اپنا لینا چاہئے۔ میں نے کہا یہ اپریشن کا مریض جو آپ کے سامنے لیٹا ہوا ہے اس کے لئے دعا شروع کریں۔ شروع میں ہی کہنے لگے کہ دعا شروع کرنے سے پہلے ہمیں ایک (VISION) ہوتا ہے۔ میں نے حیرانی کا اظہار کیا کہ آپ کا مذہب تو بہت اچھا ہے دعا سے پہلے ہی VISION شروع ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے کہا آگے مزید دعا شروع کریں تو اس نے کہا OH FATHER اے ہمارے باپ میں نے پوچھا یہ فادر کیا چیز ہے کہنے لگے یہ GOD ہے یعنی اللہ کو ہم فادر پکارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ تو بڑی ناقص تشبیہ ہے۔ وہ تو قادر مطلق ہے رب العلمین ہے۔

اس کو فادر کہنا تو بڑی ناقص تشبیہ ہے۔ پھر میں نے کہا اور آگے فرماؤ پھر اس نے JESUS CHRIST کا نام لیا میں نے پوچھا یہ کیا چیز ہے کہا کہ یہ خدا کا بیٹا ہے میں نے کہا کیا خدا کو بیٹوں کی بھی حاجت ہے تو کل اور بیٹوں کی حاجت ہوگی پھر اور بیٹوں اور بیویوں کی حاجت ہوگی ایسے خدا کی عبادت کیا کی جائے جو خود حاجتمند ہو۔ میں نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ایک اصول طے کر لیں کہ کس قسم کی وہ ہستی ہے جس کی انسان عبادت کرے اور اس سے دعا کرے میں نے مزید کہا کہ میں جس ہستی کی عبادت کرنا چاہتا ہوں وہ قادر مطلق اور حاجتوں سے بے نیاز سمیع و علیم و بصیر رب العلمین ہے۔ سب عالمین کو پیدا کرنے والا۔ نہ اسے نیند آتی ہے نہ اونگھ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے اور کوئی کام اس کے لئے ناممکن نہیں ہے اس سے کم کوئی ہستی عبادت کے لئے فضول ہے لاجواب ہو کر چلنے کی اجازت مانگی میں نے انہیں ہسپتال کے دو RE-VISIT کارڈ دئے جن پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور ھو الشافی لکھا ہوا ہے مع انگریزی ترجمہ میں نے ان کو بتایا کہ ہم اپنے مریضوں کے لئے ان الفاظ سے دعا کرتے ہیں"۔

عیسائی ڈاکٹروں اور دوسرے عملہ نے جب احمدیہ ہسپتال کی اس بے پناہ مقبولیت کو دیکھا جہاں سو سو میل کا سفر کر کے مریض آتے ہیں اور عیسائیوں کو بھی گڈ مارننگ کی بجائے السلام علیکم کہنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ تو عیسائی سیکرٹری مل کر اس ہسپتال کو بند کروا دیا ڈاکٹر صاحب اور ان کا عملہ برابر دس ماہ تک حضرت خلیفۃ المسیح کی خواہش کے مطابق جدوجہد کرتے رہے اور دعاؤں میں مصروف رہے آخر جب ہسپتال دوبارہ کھلا تو عوام نے پہلے سے بڑھ کر خوشی کا اظہار روایتی رنگ میں کیا اور مریضوں کی تعداد بھی بڑھتی چلی گئی یہاں تک کہ ڈاکٹر صاحب کو کرایہ کے مکان میں بے حد تنگی محسوس ہونے لگی تو ایک بڑا وسیع مکان خرید کر اس میں مزید کچھ حصے بنا کر اس میں منتقل ہو گئے ہیں اس نئے ہسپتال کا حال محترم ڈاکٹر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔

ہسپتال ھذا کی عمارت کا ویسے تو دیکھنے سے ہی اندازہ ہو سکتا ہے لیکن حضور کو روشناس کرانے کے لئے بعض تفاصیل درج کرتا ہوں۔ ہسپتال ہذا کے آؤٹ ڈور بلاک میں کمرہ انتظار کے علاوہ آٹھ کمرے ہیں۔ کمروں کے درمیان میں برآمدہ ہے ان کمروں کے علاوہ غسلخانے بیت الخلاء کی سہولت مہیا ہے ہر ایک کمرے میں الگ الگ شعبے یعنی ڈسپنسری طبی مشورہ۔ انجکشن روم۔ ڈسپنسر کا مرہم پٹی کا کمرہ اور میڈیکل سٹور ہے۔ بقیہ دو کمروں میں سے ایک میں لیبارٹری ہوگی اور دوسرے میں آئندہ ایکسرے (X-RAY) مشین لگایا جائے گا۔ ہسپتال کے (INDOOR) میں پانچ وارڈ ہیں جن میں سے تین بڑے وارڈ ہیں اور دو چھوٹے وارڈ ہیں۔ کل پچیس بستروں پر مشتمل ہے دو بستروں کے درمیان بہت کشادہ جگہ مہیا کی گئی ہے۔ اپریشن تھیٹر تین کمروں پر مشتمل ہے۔ اپریشن کا کمرہ ۱۳×۱۹ فٹ ہے فرش اور دیواروں پر ٹائلز لگے ہوئے ہیں ایک کمرہ STERILIZATION ROOM) ہے فلش سسٹم مہیا کیا گیا ہے اسکے علاوہ (LININ STORE) کپڑوں کا سٹور ہیں ڈیوٹی روم ہے۔ ہسپتال ھذا کی عمارت شرقاً غرباً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقع ہے ہر دو جانب برآمدے ہیں۔ تمام کھڑکیوں میں (LOUVRES) لگے ہوئے ہیں۔ سامنے وسیع لان ہے اور آنے جانے کے لئے علیحدہ علیحدہ سڑکیں ہیں۔ اوپر کی منزل میں وسیع و عریض رہائش ہے۔ چھت کنکریٹ کا ہے۔ اس عمارت کو دیکھ کر فارسی کا یہ مصرع منہ سے بے ساختہ نکلتا ہے۔ ع

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ٹیچمان میں احمدیہ ہسپتال ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب نے شروع فرمایا تھا وہاں پر عیسائی مشنری ہسپتال میں آپ کو اپریشن کے لئے بلوایا گیا تھا۔ اب ان کی جگہ انگلستان سے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے لی ہے۔ جنہوں نے آنکھوں کے اپریشن بھی شروع کر دیئے ہیں۔ اور تازہ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں بھی مریضوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

احمدیہ ہسپتال کوکوفو (گھانا) کے انچارج بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے اپنے خط مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۷۳ء میں تحریر کیا ہے:-

"بعض مریض ایسے بھی ہیں جو ایک ایک سو میل کا سفر طے کر کے آتے ہیں۔ ایک اکرا کا رہنے والا مریض تھا۔ وہاں کے بڑے ہسپتالوں اور نامی گرامی ڈاکٹروں سے علاج کراتا رہا لیکن آرام نہ آیا۔ میرے پاس صرف دو دفعہ آیا۔ بعد میں اس نے اکرا سے خط لکھا کہ وہ بالکل صحت یاب ہو گیا ہے۔ نیز بہت شکر گزاری کا اظہار کیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی قبولیت کا اثر ہے ورنہ میں تو یہاں ڈرتے ڈرتے ہی آیا تھا کہ خدا جانے میں یہاں کام کر بھی سکوں گا یا نہیں کیونکہ ساری عمر میرے کام کی نوعیت مختلف رہی تھی۔ الحمد للہ اب تسلی ہے۔ اور لوگ بھی سب خوش ہیں۔"

تعلیمی سرگرمیاں

غانا میں چار ہسپتالوں کی مدد سے اب سات نئے احمدیہ سیکنڈری سکولز بھی کھولے جا چکے ہیں۔ شمال میں وا کے مقام پر نصرت جہاں گرلز اکیڈمی ۱۹۷۰ء میں شروع کی گئی تھی جو اب اپنی وسیع و عریض نئی عمارت میں منتقل ہو چکی ہے۔ سکول کے ساتھ ہی بورڈنگ ہاؤس اور پرنسپل صاحبہ کا مکان بھی بن چکے ہیں۔ ابتدائی طور پر اس عمارت پر ۵ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں فومینہ۔ سلاگا۔ پوٹسن اور اسکودسے سکولز کی بھی اپنی نئی عمارتیں بن رہی ہیں۔ باقی دو سکولز ایساچر اور نکورانزہ میں ہیں جن کی عمارتوں کی تیاری شروع ہے۔ نکورانزہ سکول وہاں کی مقامی کونسل نے شروع کر رکھا تھا۔ اس سال کے شروع میں ان کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے قبول فرماتے ہوئے یہ سکول نصرت جہاں پروگرام کے سپرد فرمایا اور چند ماہ بعد ڈسٹرکٹ کونسل نے سکول کی نئی حالت کو دیکھ کر فرمایا:-

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ سکول جب احمدیہ جماعت کے نظم و نسق میں نہیں تھا تین دفعہ انتہائی ناسازگار حالات میں سے گزرا۔ بہت سے لوگوں کے دلوں سے اعتماد اٹھ چکا تھا اب آپ (احمدیہ مشن) کے حسن انتظام، دور بینی اور بے لوث خدمات کے نتیجہ میں یہ سکول دوبارہ سرعت کے ساتھ زندہ ہو رہا ہے۔"

انہی سرگرمیوں سے متأثر ہو کر جماعتِ احمدیہ غانا کی ۴۷ ویں سالانہ کانفرنس کے موقع پر ۵ جنوری ۱۹۷۳ء کو صدرِ حکومت کے خاص نمائندہ کرنل P.K.NK eg[illegible] (جو کمشنر برائے تعلیم ہیں) نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"غانا کی قومی کونسل (صدر اور وزراء) بہت ہی شکر گزار ہے کہ جماعت احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے ملک کی اقتصادی اور معاشرتی ترقی کیلئے مفید کام کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ ملک کے عوام کی طبی، تعلیمی اور روحانی میدان میں جو شاندار خدمات بجا لا رہی ہے ان سے لوگ متعارف ہیں اور وہ شکریہ کے لائق ہیں!"

خود صدر مملکت غانا نے احمدیہ وفد سے کہا:-

"بلاشبہ آپ کے مذہب نے جو دنیا کے عظیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے اہلِ گھانا کو فیض پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ گھانا کی تعمیر و ترقی میں اسی طرح آئندہ بھی ہاتھ بٹاتے رہیں گے۔ آپ کی جماعت اہلِ گھانا کی جو خدمات بجا لا رہی ہے۔ حکومت اس سے اچھی طرح باخبر ہے اور اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم آپ کے از حد ممنون ہیں کہ آپ نے اس حکومت کی تعمیر و ترقی میں شریک ہو کر اہم کردار ادا کرنا ضروری سمجھا۔"

(گائیڈنس نومبر ۱۹۷۳ء)

ہفتہ وصولی: یکم فروری تا سات فروری
یکم تبلیغ تا سات تبلیغ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ یکم تبلیغ تا سات تبلیغ (فروری) ہفتہ وصولی منائیں۔ اِس ہفتہ کے دوران گذشتہ تین ماہ کی کمی کو پورا کیا جائے۔ خدام سے تین ماہ کے بقایاجات وصول کئے جائیں۔ اِس کے علاوہ شعبہ مال کے دیگر امور کی تکمیل کی جائے۔ ہفتہ وصولی کے اختتام پر اپنی رپورٹ اور وصول شدہ رقم فوری طور پر مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

جو احباب اپنے شہر کے مقامی ایجنٹ سے اخبار الفضل خریدتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ایجنٹ کو اپنا بل بروقت ادا کر دیا کریں۔

الفضل کے بعض ایجنٹوں نے اطلاع دی ہے کہ احباب ان سے پورا تعاون نہیں کرتے جس کی وجہ سے مرکزی بل کی ادائیگی میں دِقّت پیش آتی ہے۔

امید ہے کہ جملہ احباب اپنے اس قومی آرگن کے بلوں کی ادائیگیاں اپنے ایجنٹوں کو بروقت ادا کر دیا کریں گے۔

(مینیجر الفضل)

اعلان نکاح

۱۲ جنوری ۱۹۷۳ء کو رنگون والا کمیونٹی سنٹر کراچی میں خاکسار نے عزیزہ سلمیٰ خان صاحبہ بنت فدا محمد خان صاحب کراچی کا نکاح مکرم کیپٹن شیخ اعجاز احمد صاحب ابن مکرم جناب ڈاکٹر عزیز احمد صاحب شیخ حیدر آباد سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پڑھا۔

دوست دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

آمین

سلطان محمود انور شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی۔

دعائے مغفرت

میری پھوپھی محترمہ زینب خاتون صاحبہ سابق کارکن فضل عمر ہسپتال (اہلیہ حکیم احمد الدین صاحب مرحوم موجد طب جدید) کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے آپکو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

(حکیم محمد صدیق ربوہ)

PILES CURE
پائیلز کیور
خونی و بادی بواسیر ختم
قیمت ۱۰/- روپے
کے ضرور چار کیپسولز سے
تیار کردہ:- کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کلینک گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۷۶۰۷

زدجام عشق!
طاقت کی مشہور دوا، مقوی اعصاب، مقوی اعضائے رئیسہ۔ قیمت مکمل کورس ۳۰ روپے
المنار دواخانہ۔ ربوہ

ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ فتح / دسمبر ختم ہو چکا ہے۔ قائدین ماہ فتح / دسمبر کی رپورٹ جلد بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت

اُمراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

جیسا کہ قبل ازیں اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹-۳۰-۳۱ ر امان ۱۳۵۳ ہش / مارچ ۱۹۷۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔

۱۔ جماعتیں حسبِ قاعدہ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز ۲۰ ر فروری تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔

۲۔ امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء کی مشاورت کے لئے انکی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاع ۲۸ ر فروری تک اور نمائندگان شوریٰ کی اطلاعات حسبِ قاعدہ ۱۰ ر مارچ تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔ وقت کی پابندی ضروری ہے۔

احبابِ جماعت شوریٰ کے لئے جو تجاویز بھجوائیں وہ مقامی جماعت کے اجلاسِ عام میں پیش ہو کر اور جماعت کی اکثریت کی رائے سے پاس ہو کر امیر صاحب یا صدر صاحب کی وساطت سے آنی چاہئیں۔

۳۔ نمائندگانِ مشاورت کی اطلاعات امیر صاحب ضلع کی وساطت سے آنی چاہئیں۔ امراء اضلاع اس امر کا اہتمام فرماویں کہ جماعتوں میں نمائندگان کا انتخاب باقاعدہ طور پر ہو اور ان کے ضلع کے نمائندگان کی اطلاعات ان کی وساطت اور ان کی تصدیق سے دفتر ہذا میں آئیں۔

۴۔ مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۷۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ:-

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کر کے تعداد پوری کر لی جائے"۔

ازراہِ کرم امراء اضلاع اس فیصلہ کو بھی ملحوظ رکھیں اور ایسے احباب کے اسماء بھی مقررہ تاریخ تک بھجوا دیں۔

نوٹ:- نمائندگانِ شوریٰ کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ وہ لازمی چندوں کے بقایا دار نہ ہوں اور شعائرِ اسلامی کے پابند ہوں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

عہدیداران انصار اللہ کے نئے انتخاب کے متعلق ضروری اعلان

اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

عہدیداران انصار اللہ کی میعاد ۳۱ ر فتح ۱۳۵۲ ہش / دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم ہو چکی ہے۔ اس سے قبل بھی عہدیداران کے سہ سالہ انتخاب کے لئے روزنامہ الفضل میں اعلان شائع کروائے گئے تھے نیز مطبوعہ چٹھیاں بھی آپ حضرات کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں بطور یاد دہانی دوبارہ چٹھی بھجوائی جا چکی ہے۔ اب بطور یاد دہانی روزنامہ الفضل کی وساطت سے امراء / صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ جن مجالس نے ابھی تک انتخاب کروا کر رپورٹ مرکز میں نہیں بھجوائی وہ ازراہِ کرم آئندہ تین سال کے لئے زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ کا انتخاب فوری طور پر کروا کر رپورٹ مرکز میں بھجوا دیں تا انصار اللہ کے کام کو شروع سال ہی سے نئے عہدیدار انجام دے سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

فوری ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں لیڈی ڈاکٹر کی ایک نئی آسامی منظور فرمائی ہے لہٰذا احمدی لیڈی ڈاکٹر جو کوالیفائڈ ہوں اور مرکزِ سلسلہ ربوہ میں آکر خدمتِ خلق کا مخلصانہ جذبہ رکھتی ہوں وہ فوری طور پر خاکسار کو کسی وقت ہسپتال میں خود درخواست کے ہمراہ مل لیں تا فوری فیصلہ کیا جا سکے۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

نہایت ضروری درخواست

(محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور احبابِ جماعت کے تعاون سے فضلِ عمر ہسپتال میں ۱۹۵۹ء سے غریب اور نادار مریضان کا علاج مفت کیا جا رہا ہے احبابِ جماعت اس غرض کے لئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اب چند ماہ سے احباب کی طرف سے صدقات کی رقوم بہت کم آ رہی ہیں جس کی وجہ سے غریب و نادار مریضان کے علاج پر تقریباً چار ہزار قرض لے کر خرچ کیا جا چکا ہے۔ یہ حالت اب زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھی جا سکتی اور اس کے نتیجہ میں اپنے غریب بھائیوں کا مفت علاج بند کرنا پڑے گا۔

احبابِ جماعت کے اخلاص کو دیکھ کر یہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اس صدقہ جاریہ کو بند کرنے پر مطمئن ہوں گے۔ اغلباً احباب کی توجہ اس طرف کم ہو گئی ہے لہٰذا خاکسار درخواست کرتا ہے کہ صدقات دیتے وقت احباب اپنے غریب بھائیوں کو یاد رکھیں اور زیادہ سے زیادہ رقوم اس نہایت بابرکت تحریک میں ارسال فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

وقفِ جدید کے بقایا جات کے ضمن میں ایک ضروری احتیاط

وقفِ جدید کا سولہواں سال ۳۱ ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم ہو چکا ہے اور عنقریب اس کا حساب بند کر دیا جائے گا اس لئے اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں کہ آیا ان کا چندہ وقفِ جدید ۱۹۷۳ء سو فیصدی مرکز میں پہنچ چکا ہے یا نہیں۔

ایسے احباب یا جماعتیں جو مذکورہ سال کا بقایا جنوری ۱۹۷۴ء میں بھجوائیں ان سے گذارش ہے کہ وضاحت کے ساتھ یہ ذکر کر دیں کہ یہ نئے سال کا چندہ نہیں بلکہ گذشتہ سال کی بقیہ وصولی ہے۔ نیز اگر قبل ازیں کوئی رقم بلا تخصیص بھجوائی جا چکی ہو تو براہِ مہربانی فوری طور پر اس کی وضاحت فرمائی جائے علاوہ ازیں اگر کوئی رقم قابلِ ترسیل یا قابلِ وصول ہو تو وہ بھی فوری طور پر بھجوا دی جائے تا کہ سالِ گذشتہ کے حساب میں محسوب ہو سکے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

دُعائے نعم البدل

مکرم ناصر احمد صاحب ساجد کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے ہاں لڑکا پیدا ہو کر فوت ہو گیا ہے۔ ان کی شادی کو ۸ سال ہو چکے ہیں۔ یہ پہلا بچہ پیدا ہوا تھا جو فوت ہو گیا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل دے اور انہیں اور ان کی اہلیہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ان کو پہلے بھی پے در پے کئی صدمات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ ابھی حال ہی میں جلسہ سالانہ سے واپسی پر ان کے بہنوئی مکرم محمد سلیم احمد صاحب آف قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بس کے حادثہ میں شہید ہو گئے تھے۔

(عبد الخالق کارکن دفتر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرے ماموں جان مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ۱۴ ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو مختصر بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت نیک اور احمدیت کے فدائی تھے۔ تمام بھائی بہنیں ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا کریں۔

(رضیہ ناصرہ اہلیہ ملک محمد عبد اللہ صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ)